رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲ اگست سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۸

خود منعقد کردہ جلسہ میں احراریوں کی انتہائی لت و رسوائی

غداری اور ملت فروشی کا صلہ

۲۷-۲۸- جولائی کی جو تاریخیں احراری لیڈروں نے مسجد شہید گنج کے معاملہ کو کھٹائی میں ڈالنے - اور اس کے متعلق کسی قسم کی جدوجہد سے بچنے کے لئے مقرر کی تھیں وہی ان کے چہروں سے غداری کی نقاب الٹنے - اور ان کی حقیقت مسلمانوں پر ظاہر کرنے کی تاریخیں ثابت ہوگئیں - احراریوں کا خیال یہ تھا - کہ اول تو اتنے دنوں تک یہ ہنگامہ ختم ہو جائے گا - اور اگر اس میں کچھ جان باقی رہی - تو مختلف مقامات سے اپنے ہم خیال لوگوں کو بلا کر وہ اسے موت کے گھاٹ اتارنے میں کامیاب ہو جائیں گے - لیکن چونکہ اس عرصہ میں حالات نے انتہائی نازک صورت اختیار کر لی - مسلمانوں پر مصائب اور آلام کا پہاڑ ٹوٹ پڑا - حتیٰ کہ انہیں متعدد بار گولیوں کا نشانہ بننا پڑا - اور احراری یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے اول تو ٹس سے مس نہ ہوئے - اور جب پبلک آواز نے انہیں بولنے پر مجبور کر دیا - تو انہوں نے کھلم کھلا کہہ دیا - کہ شہید گنج کی مسجد کے متعلق جدوجہد کرنے والوں نے ہمالیہ پہاڑ جتنی غلطی کا ارتکاب کیا ہے - اور اس موقعہ پر جو لوگ مارے گئے ہیں - وہ حرام موت مرے ہیں - اس لئے ان تاریخوں میں جن میں انہوں نے مختلف مقامات کے مسلمانوں کو بلا کر اپنے غدارانہ رویہ کی تصدیق کرانی چاہی تھی - ان کے لئے ذلت اور رسوائی کے پورے سامان مہیا ہو گئے چنانچہ جب ۲۷- جولائی کو برکت علی محمڈن ہال میں ان کا جلسہ منعقد ہوا جس میں پنجاب و سرحد کے مختلف اضلاع کے ایک سو کے قریب نمائندے شامل ہوئے - تو ہر شخص نے احرار کے خلاف اعتراضات کی مسلسل بوچھاڑ شروع کر دی جس کے جواب میں کسی احراری لیڈر کو تو لب کشائی کی جرأت نہ ہوئی - البتہ انہوں نے بریت کے لئے سیرت کمیٹی والے عبد المجید صاحب قرشی کو پیش کیا - لیکن اس بیچارے کے ساتھ اس موقعہ پر جو کچھ گزری - وہ بالفاظ "زمیندار" یہ ہے کہ

"قرشی صاحب سٹیج پر کیا آئے - حاضرین کے لئے پیغام اشتعال آگیا - لوگ محسوس کر رہے تھے - کہ قرشی نہیں بلکہ جہنم معصیت کا لپکتا ہوا شعلہ ہے - جو حاضرین کی متاع شرافت جلانا چاہتا ہے - سارے سندو مین یک زبان ہو کر بٹھا دو - بٹھا دو - کا ہنگامہ بلند کر رہے تھے - نفرت و ہیجان میں ڈوبے ہوئے فقرے برزبان ہنگامہ اعلان کر رہے تھے - کہ کوئی مسلمان اس کی صورت تک دیکھنے کو تیار نہیں غیظ و غضب یہاں تک بڑھ گیا - کہ سٹیج کے قریب سے چند اشخاص اٹھ کر قرشی پر جھپٹ پڑے - اور نہایت بے تکلفی کے ساتھ سٹیج سے پیچھے دھکیل دیا - اس کھینچا تانی میں قرشی کا کرتا کچھ اس طرح پھٹ گیا - کہ ایک گریبان کے نیچے درجنوں اس کے نائب نظر آنے لگے"!

آخر صدر نے بمشکل جلسہ برخاست کر کے احراریوں کو خود تجویز کردہ اور خود طلب کردہ مسلمان نمائندگان کے چنگل سے رہائی دلائی اور بالفاظ "زمیندار" "احرار لیڈر دامن جھاڑ کر اس طرح اٹھے جس طرح کوئی ملاح اپنی کشتی غرق کر دینے کے بعد ساحل پر آتا ہے - اور وہاں سے نامرادانہ آہیں کھینچتا ہوا گھر کی راہ لیتا ہے"!

ذرا غور تو فرمائیے - جن لوگوں کو احراری لیڈروں نے اپنا ہمدرد اور اپنا ہمنوا سمجھ کر طلب کیا - جن کو مسلمانوں کے نمائندے قرار دے کر مشورہ کے لئے بلایا جنہیں تشریف لانے کے لئے بار بار تاکید کی - تاکہ ان سے اپنی حمایت کرائیں - اور ان کے ذریعہ اپنے چہروں سے غداری کی سیاہی دھلوائیں انہی کے سامنے جب حالات پیش ہوئے - تو انہوں نے احراریوں کو بہت بڑا مجرم اور قومی غدار قرار دیا - اور ان کا ایسا ناطقہ بند کیا کہ انہیں خود منعقد کردہ جلسہ سے نامرادانہ آہیں بھرتے ہوئے بھاگ کر جان بچانی پڑی اور اس طرح احراریوں کی غداری پر تمام پنجاب سے ان نمائندوں نے مہر تصدیق ثبت کر دی جنکو انہوں نے خود بلایا تھا -

اگر احراری لیڈر اپنے آپ کو خود قومی مجرم قرار دیتے ہوئے یہ احتیاط کر لیتے - کہ انہوں نے نمائندگان لاہور کو اجلاس کی اطلاع ہی نہ دی اور اسکی وجہ سے وہ شامل نہ ہو سکے - تو نہ معلوم جلسہ گاہ میں احراریوں کے ساتھ کیا گزرتی - کیونکہ لاہور کے نمائندے حالات کو بچشم خود دیکھنے اور احراریوں کی غداری کے ذاتی شاہد ہونے کی وجہ سے ان کے خلاف جس قدر جوش اور ہیجان رکھتے تھے وہ بیرونی نمائندگان میں قطعاً نہ پایا جا سکتا تھا - بہر حال احراری لیڈروں کو غداری اور قوم فروشی کا کسی قدر بدلہ اس جلسہ میں مل گیا - اور انہیں معلوم ہو گیا - کہ ان کا جرم ایسا نہیں جو نظر انداز کیا جا سکے - یا جس پر پردہ پڑ سکے ::

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پالم پور میں

(تار بنام الفضل)

پالم پور ۳۰- جولائی - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج ایک بجے بعد دوپہر پالم پور پہنچ گئے - صاحبزادی امۃ القیوم کی حالت پہلے سے بہتر ہے گو بخار ابھی باقی ہے - حضرت ام المومنین اور دیگر افراد خاندان بخیریت ہیں -

بھرے جلسہ میں احراری لیڈروں کو اس قدر ذلیل اور رسوا کرنے کے بعد دوسرے دن پھر ان کو جلسہ میں لانے کی کوشش کی گئی۔ اور وہ بعد مشکل آبھی گئے مگر مسجد کی واپسی کو ناممکن العمل قرار دیتے ہوئے اس مسئلہ کو خارج از بحث قرار دینے پر اڑے رہے۔ حتیٰ کہ اجلاس باہمی نوک جھونک اور ہنگامہ کی صورت اختیار کر گیا آخر احرار کو آخری موقعہ دینے کے لئے ایک ایسی قرارداد منظور کی گئی۔ جس سے احراری لیڈروں نے بھی اتفاق کا اظہار کر دیا۔ اور ایک سب کمیٹی میں بھی شریک ہو گئے۔ مگر زمیندار میں اس کے متعلق جو رائے ظاہر کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

"زبانوں اور الفاظ میں اتحاد ہو گیا۔ اور بظاہر مجلس احرار نے مسلمانوں کے مطالبہ کو تسلیم کر لیا۔ لیکن مسجد کی واگذاری کے عزم اور اس کے مطالبہ کے لئے مجلس احرار ایک جنبش کے لئے بھی تیار نظر نہیں آتی۔ اور مجلس احرار اپنی سابقہ روش سے ایک قدم بھی بڑھنے کے لئے تیار نہیں"

ان حالات سے ظاہر ہے کہ احراریوں کی غداری اور ملت فروشی میں اگر کسی کے نزدیک تھوڑی بہت کسر رہ گئی ہے۔ تو اب نکل جائے گی۔ اور سب پر واضح ہو جائیگا کہ یہ لوگ محض اپنی ذاتی اغراض کے بندے ہیں۔ جہاں انہیں کوئی ذاتی غرض پوری ہوتی نظر آئے۔ وہاں قریب بھی پھٹکنے کے لئے تیار نہیں۔ خواہ مسلمانوں کا کتنا ہی نقصان ہوتا ہو۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کامیابی

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لنڈن یونیورسٹی سے بی۔ اے آنرز کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں اور دوسرے صاحبزادگان مقیم لنڈن کو ان کے ارادوں میں کامیاب کرے۔ اور دین اسلام کے درخشندہ ستارے بنائے ۔ آمین

مصیبت کے ایام میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

لاہور سے ایک درخواست

ان ایام میں جبکہ لاہور کے مسلمان سخت مصیبت میں مبتلا تھے۔ ان کے لیڈروں کو نظر بند کر دیا گیا تھا۔ اور باقی جو لیڈری کے مدعی تھے۔ وہ یا تو بالاخانوں پر بیٹھ کر تماشہ دیکھ رہے تھے۔ یا سرد پہاڑی مقامات کی سیر کرنے کے لئے چلے گئے تھے۔ لاہور سے ایک خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں موصول ہوا۔ جس کا ایک حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ مسلمان مصیبت میں پھنسے ہوئے کس طرح بے تابانہ ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ اگر احراری مسلمانوں میں جماعت احمدیہ کے خلاف انہی ایام میں سخت اشتعال پیدا کرنے کے مرتکب نہ ہو چکے ہوتے۔ اور یہ خطرہ نہ ہوتا۔ کہ جماعت احمدیہ کی ہمدردی اور خیر خواہی کو عام لوگ قبول نہ کریں گے اور احراری اس موقعہ پر بھی اپنی شرارت اور فتنہ پردازی سے باز نہ آئیں گے۔ تو اس قسم کی درخواست کو جو اس خط میں کی گئی ہے۔ نہایت خوشی کے ساتھ منظور کیا جاتا۔ اور اس نازک مرحلہ میں نہایت مخلصانہ راہ نمائی کی جاتی۔ کاش مسلمان اب بھی سمجھیں۔ کہ باہمی جنگ و جدال کسی صورت میں بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور جو لوگ اس قسم کے جنگ کے بانی ہیں۔ وہ مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔

قبلہ مرزا صاحب!

السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔ کہ آپ کو معلوم ہوگا کہ کئی روز سے مسجد شہید گنج واقع لنڈا بازار جو کہ سکھ قوم نے شہید کر دی ہے۔ اس کے بنوانے کی کوشش تمام اہل اسلام کر رہے ہیں۔ اور ہر مسلمان فرد و بشر کا فرض ہے کہ اس مسجد کو دوبارہ بنوانے کے لئے کوشش کرے۔ اس لئے آپ کی خدمت میں یہ خط ارسال کیا ہے۔ کیونکہ اول آپ اہل اسلام میں سے ہیں۔ دوسرے آپ اپنے آپ کو نبی زادہ کہلاتے ہیں۔ تیسرے آپ کی ایک بڑی بھاری جماعت ہے۔ جو کہ تمام اہل اسلام ہیں۔ اس لئے آپ کو لکھا جاتا ہے۔ کہ نہ آپ کے کسی پیرو کار نے مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں حصہ لیا ہے۔ اور نہ آپ اس معاملہ میں شامل ہوئے ہیں۔ تمام اہل اسلام ایک ہی خدا وحدہ لاشریک کو مانتے۔ اور ایک ہی قرآن شریف کو مانتے ہیں۔ خواہ کسی فرقہ کا پیرو کار ہو۔ خواہ اہلسنت ہو یا اہل شیعہ۔ یا مرزائی ہو۔ یا وہابی ہو۔ وغیرہ وغیرہ اس کے لئے خداوند کریم اور رسول پاک کی عزت اور خانۂ خدا کی عزت یکساں ہے۔ آپ سے صرف یہ التماس ہے کہ جہاں تک ہو سکے۔ مسجد شہید گنج کو دوبارہ اسی جگہ نئے سرے سے تعمیر کرانے کی کوشش کی جائے اس کا عوضانہ پروردگار عالم اور رسول پاک روز محشر کو دیں گے۔ اور کچھ دنیا میں ملے گا۔

(نوٹ) مجھے قسم ہے خداوند کریم کی۔ کہ مجھے کسی فرقہ کے کسی صاحب نے اس بارے میں خط لکھنے کے لئے نہیں کہا۔ بلکہ اسلامی غیرت نے تقاضہ کیا۔ اور یہ آپکو لکھا گیا ہے۔

ستیادوتن

ستیادوتن یعنی پیغام حق نام ماہوار رسالہ احمدی جماعت مالابار کی طرف سے ملایالم زبان میں شائع ہونا شروع ہوا۔ جولائی نمبر شروع اگست میں شائع ہو جائیگا۔ چونکہ غیر احمدی پبلک ناواقفیت اور جھوٹے پروپیگنڈا کے باعث ہم سے متنفر ہے نیز غیر مسلم اسلام سے قطعاً ناآشنا ہیں۔ اور لوگ تعلیم یافتہ اقوام ہندو مذہب سے بیزار اور علم مسلمانوں سے خائف مگر سچے مذہب کی متلاشی ہیں۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ برٹش مالابار یا ریاستہائے کوچین و ٹراونکور میں اس رسالے کی وسیع • اشاعت ہو جانے پر مسلم اور غیر مسلم برٹش اور ریاستی مالابار میں لوگوں کو کامیابی سے راستی کا پیغام پہنچایا جاسکے گا۔ رسالہ کے چلانے کے لئے قابل آدمی موجود ہیں۔ مگر باقاعدہ اشاعت کے لئے خریداروں کی ضرورت ہے

"احسان" کی ایک غلط بیانی کی تردید

مکرمی معظمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان دارالامان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مؤدبانہ عرض ہے کہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء کے اخبار "احسان" میں جو میرے متعلق خبر شائع ہوئی تھی۔ وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ بندہ بدستور مخلص احمدی ہے۔ اور اللہ رکھا جو کہ میرا چچا زاد بھائی ہے۔ وہ احمدی نہیں تھا۔ لہذا اطلاعاً تحریر خدمت ہے۔ یہ افواہ سراسر جھوٹی ہے جو "احسان" نے شائع کی ہے۔ براہ نوازش بندہ کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے عدو کے جور و ظلم سے بچائے اور مجھے ایمان کامل عطا فرمائے۔

خاکسار فتح محمد ولد اللہ لوک ساکن کسو کی ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات

مصدقہ۔ چودہری کرم داد نمبردار سکنہ بھل پور

عطاء اللہ بخاری

اور

امرت چھلکنے کی تیاری

تھوڑے دنوں کی بات ہے۔ کہ سید عطاء اللہ صاحب بخاری بازار دروازہ بھگیاں والا امرتسر سے گزر رہے تھے۔ کہ فرزندان توحید سے ان کی ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے پوچھا سچ بتا تو نے مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں سکھوں سے کتنا روپیہ لیا ہے۔ بخاری صاحب نے جواب دیا۔ تم تو بچے کو روتے ہو میں تو سکھ ہونے کو تیار ہوں میرا کیا بگاڑ لوگے۔ جب بازار مذکور کے مسلمانوں نے آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے راہنمائے اعظم کا یہ جواب سنا۔ تو مغلظات سے ان کی خوب تواضع کی۔ اگر چند شرفا بیچ بچاؤ نہ کرا دیتے تو اغلب تھا کہ دست درازی تک نوبت پہنچ جاتی۔ (نامہ نگار از امرتسر)

خدا تعالےٰ کے زور آور حملے

معاندین احمدیت کیلئے درس عبرت

جس طرح نظام جسمانی کی تربیت کے لئے۔ اور اس کی پرورش کی تکمیل کے لئے اللہ تعالےٰ نے مختلف اسباب مہیا فرمائے ہیں۔ اسی طرح نظام روحانی کی تکمیل کے لئے بھی اللہ تعالےٰ نے انسان کی ضروریات پورا کرنے کے اسباب مہیا کئے ہیں۔ اور وُہ خدا کے رسولوں۔ اور اس کے برگزیدہ بندوں کا دُنیا میں مبعوث ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ جو ارحم الرحمین ہے۔ یہ امر اس کی رحمت اور کرم کے بالکل منافی ہے۔ کہ وُہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد تو یہ قرار دے۔ کہ وُہ حقیقی عبد بن جائے۔ لیکن اس مقصد عظیم کی تکمیل کے لئے کوئی سامان فراہم نہ کرے۔ پس اللہ تعالےٰ نے جہاں ایک طرف انسان کی زندگی کا اصل مدعا اور مقصد یہ قرار دیا۔ کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ انسان اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ وُہ عبادت الٰہی میں معروف و مشغول رہے۔ وہاں عبادت اور پرستش کے طریق بتانے کے لئے۔ اور ہدایت اور رہنمائی کے لئے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا ہے۔

منکرین انبیاء کا استہزا

تعجب اور حیرت ہے۔ کہ دُنیا نے ہمیشہ اپنے حقیقی راہ نماؤں اور ہادیوں سے استہزاء کیا۔ چنانچہ جب بھی اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ انسان دُنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہُوئے۔ لوگوں نے ان کی معاندت اور مخالفت کی۔ یا حسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءُون

بجائے اس کے کہ ہدایت اور رشد کے راستہ کو اختیار کر کے اپنے لئے مفید نتائج مترتب کرتے۔ تمرد۔ شوخی۔ اور سرکشی اختیار کرتے رہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے برگزیدوں کو دکھ دیتے رہے ہے۔

اللہ تعالےٰ کی غیرت

ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے۔ اور جب وُہ دیکھتا ہے کہ لوگوں نے تبشیری رنگ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ تو وُہ انذاری پہلو اختیار فرماتا ہے۔ اور اپنی قہری تجلیات سے لوگوں کو بیدار کرتا۔ اور ان کو درس عبرت دیتا ہے۔

موجُودہ زمانہ میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دُنیا کی رہنمائی اور اصلاح کے لئے خدا تعالےٰ نے مبعوث فرمایا۔ تو لوگوں نے اپنی پُرانی عادت کے مطابق آپ کی تکذیب و تکفیر کی۔ اور تمرد و سرکشی اختیار کی۔ جس پر اللہ تعالےٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اس نے اپنے پیارے مسیح کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دُنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا"!

اللہ تعالےٰ کے زور آور حملے

چنانچہ جب لوگوں کی شوخی اور سرکشی حد سے تجاوز کر گئی۔ خدا کے مسیح اور اس کی جماعت پر طرح طرح کے ظلم وستم روا رکھے گئے۔ تو خدا تعالےٰ کی غیرت جوش میں آئی اس کے زور آور حملے شروع ہو گئے۔ اور قہری تجلیات نازل ہونے لگیں۔ چنانچہ واقعات اور حادثات گواہ ہیں۔ کہ جب سے احراری شرارت کا آغاز ہوا ہے۔ اس وقت سے اللہ تعالےٰ کی قہری تجلیاں پے در پے نازل ہو رہی ہیں۔ اور ان کی غیر معمولی شدت کی وجہ سے لوگ انہیں قیامت کا نمونہ قرار دے رہے ہیں۔

زلازل

گزشتہ سال ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو بہار کا زلزلہ آیا۔ جس نے ہزاروں خاندان تباہ و برباد کر دیئے۔ کروڑوں روپے کا نقصان ہُوا۔ علاقہ بہار کا بیشتر رقبہ زیروزبر ہو گیا۔ ابھی اس کی یاد لوگوں کے دلوں میں تازہ ہی تھی۔ اور اس کا خوف وہراس ہنوز دلوں سے محو نہیں ہُوا تھا۔ کہ کوئٹہ کا زلزلہ رونما ہو گیا۔ اس کی تباہی۔ اور بربادی محتاج بیان نہیں۔ ہر ایک اخبار نے اسے قیامت کا نمونہ لکھا۔ اور کہا گیا۔ کہ ایسا تباہ کن زلزلہ اس سے پیشتر کبھی نہیں آیا۔ ایک لاکھ کے قریب انسان لقمہ اجل ہو گئے۔ ہزارہا بچے یتیم ہو گئے۔ اور ہزارہا عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ سینکڑوں خاندان دنیا سے بالکل نسیاً منسیاً ہو گئے۔ سینکڑوں وہ انسان جو چاندی اور سونے میں کھیلا کرتے تھے اس زلزلہ کی تباہی کے باعث اپنی برہنگی ڈھانپنے کے لئے اور اپنی قوت لایموت کے لئے محتاج بن گئے۔ وُہ کوئٹہ کا شہر جس کو باغات کا شہر کہا جاتا تھا۔ جس کی رونق پر فخر کیا جاتا تھا۔ تین منٹ ہاں صرف تین منٹ میں کھنڈرات بن کر رہ گیا۔ ایسے کھنڈرات جن کے دیکھنے سے انسان پر وحشت طاری ہو جائے۔

پشاور اور راولپنڈی میں آگ

ابھی یہ مصیبت شروع ہی تھی۔ اور گھر گھر ماتم بپا تھا۔ کہ راولپنڈی میں خدا کی قہری تجلی آتشزدگی کے رنگ میں نازل ہُوئی اور چند گھنٹوں میں بیسیوں مکانوں کو راکھ سیاہ کر کے رکھ دیا۔ یہ راکھ ابھی اڑی نہ تھی۔ کہ خدا کا قہر پشاور میں نازل ہُوا۔ اور شہر کے پُر رونق بازار کو آناً فاناً جلا کر سیاہ کر دیا۔ ۵۰۔ لاکھ کی جائداد اور سامان چند گھنٹوں میں راکھ کا ڈھیر بن گیا۔ اور وُہ دوکانیں۔ اور بازار جو رونق سے پُر ہوتے تھے آج وہاں خاک اڑ رہی ہے۔

ایبٹ آباد میں آگ

پشاور کی جگر سوز آہیں ہنوز ختم نہ ہُوئی تھیں۔ اور وہاں کے مصیبت زدگان بلبلا رہے تھے۔ کہ خدائے قہار کا قہر ایبٹ آباد پر نازل ہُوا۔ چوبیس گھنٹے تک لگاتار شہر آتشکدہ بنا رہا۔ باوجود تمام کوششوں۔ اور تدابیر کے آگ اس وقت تک قابو میں نہ آئی۔ جب تک اس نے عمارتوں کو تہ وبالا کر کے جعلنا عالیھا سافلھا کا نظارہ پیش نہ کر دیا۔

معجزانہ حفاظت

لیکن ان تمام تباہیوں۔ سیلابوں۔ عذابوں اور آتشزدگیوں میں اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو محفُوظ رکھا۔ اور معاندین کے مقابلہ میں احمدیوں کا جانی اور مالی نقصان اتنا تھوڑا۔ اور حقیر ہُوا۔ کہ ہر ایک انسان کے لئے غور کا مقام ہے۔ زلزلہ بہار میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے سوائے ایک آدمی کے سب احمدی بچائے گئے زلزلہ کوئٹہ میں عام تباہی ۹۵ فیصدی تھی۔ مگر جماعت احمدیہ کا نقصان بمشکل ۵ فیصدی ہُوا۔ راولپنڈی۔ پشاور اور ایبٹ آباد میں یہ قہری تجلیاں صرف معاندین پر نازل ہوئیں اور جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر طرح محفوظ رہی۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے یہاں تک معجزہ دکھایا۔ کہ ایبٹ آباد میں جب آگ مسجد احمدیہ کے قریب پہونچی۔ تو بغیر کسی انسانی کوشش کے اس نے اپنا رُخ بدل لیا اور مسجد بالکل محفوظ رہی۔ کیا یہ بین اور ظاہر نشان اس امر پر دال نہیں۔ کہ یہ سب عذاب یکے بعد دیگرے خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب اور تکفیر کے باعث آرہے ہیں۔ کاش لوگ اب بھی عبرت پکڑیں۔ اور خدا کے غضب کو اور نہ بھڑکائیں۔ خاکسار ملک محمد عبد اللہ۔ مولوی فاضل "جامعہ"

اخبار البشریٰ اور حضرت امیر المومنین کے شائع کردہ ٹریکٹوں کا سندھی میں ترجمہ

خدا تعالےٰ کے فضل سے اخبار البشریٰ سندھ میں سلسلہ کی خدمات عمدگی سے بجا لا رہا ہے۔ اور شرفاء کا طبقہ متاثر معلوم ہوتا ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم پورے زور سے دین کی خدمت میں مشغول ہو جائیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اخبار کی اعانت کریں۔ اور خریدار پیدا کریں۔ میری یہ اپیل ساری جماعت احمدیہ کے سامنے ہے خاص کر جماعت ہائے سندھ اور احمدیان سندھ میرے مخاطب ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جو ٹریکٹ تحریک جدید کے ماتحت شائع ہو رہے ہیں۔ ان کا سندھی میں ترجمہ چھاپ کر شائع کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ چنانچہ ٹریکٹ سر ڈاکٹر اقبال اور جماعت احمدیہ چھپ چکا ہے۔ سندھ کی سب

جماعت احمدیہ ایک یورپین پروفیسر کی نظر میں

بیروت یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ہنری لیمنس نامی نے اسلام نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس کے انگریزی ترجمہ کے صفحہ ۲۹۵ پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ درج ہے۔

اسلام کی تجدید کے لئے ۱۸۸۰ء میں ایک نیا سلسلہ قائم ہوا ہے۔ جس کا نام احمدیہ سلسلہ ہے۔ بانی سلسلہ مرزا غلام احمد صاحب نے اعلان کیا۔ کہ ان کو سری نگر کشمیر میں مسیح کی قبر مل گئی ہے۔ اور یہ کہ مسیح ناصری علیہ السلام وفات سے قبل ہندوستان میں آئے۔ اور یہیں وفات پائی۔ اس اعلان سے احمدیت کی ابتداء ہوئی ؛

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تین مخصوص عقائد ہیں:۔

(۱) مسیح ناصری (علیہ السلام) کے متعلق عقائد و روایات (۲) مہدی کے آنے کے متعلق (۳) جہاد کے متعلق۔ جہاد کے متعلق سلسلہ احمدیہ کی طرف سے جو تعلیم دی جاتی ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اس جماعت کی طرف سے درحقیقت اصلاح کی کوشش کی جا رہی ہے۔

تمام وہ اشخاص جنہوں نے مہدویت کا دعوےٰ کیا ہے۔ وہ ایک حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجے گا۔ جو اسلام کی تجدید کرے گا مرزا غلام احمد صاحب کا دعوےٰ تھا کہ وہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ دراصل مہدی اور عیسیٰ ایک ہی شخص ہے۔ اور ان کو دو تصور کرنا سنی مسلمانوں کی غلطی ہے۔ احمدیوں کا مہدی خون بہانے کے سخت خلاف تھا۔ اور اس لئے اس کا عقیدہ تھا۔ کہ جنگ مقدس روحانی ہتھیاروں سے ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر حکومت کی طرف سے مذہبی تشدد ہو۔ تو اس کو دور کرنے کے لئے جسمانی ہتھیار اختیار کئے جاسکنے کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے ؛

اس جماعت کی تعداد پنجاب میں ۷۰ ہزار سے ۵ لاکھ تک بتلائی جاتی ہے ۷۰ ہزار حکومت کا اندازہ ہے۔ اور پانچ لاکھ احمدیوں کا ہے۔ اس فرقہ کی مساجد یورپ میں بھی ہیں۔ اور متعدد ماہواری یا سہ ماہی رسالوں کے علاوہ ٹریکٹوں کے ذریعہ بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ جماعت کوشش کر رہی ہے۔ کہ ان کا مذہب تمام دنیا میں پھیل جائے۔ وہ صرف اسلام کی تجدید نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ ہندو مذہب اور عیسائی مذہب کی بھی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ اسلامی مراکز میں ان کو کامیابی نہیں ہے۔ جہاں لوگوں نے ان کو خارج از اسلام قرار دیا ہے ؛

بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات کے بعد یہ جماعت دو مخالف گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ پرانا گروہ یعنی قادیانی گروہ کا قائد ان کا لڑکا ہے۔ اور وہ اس جماعت کی پرانی روایات پر قائم ہے۔ دوسرا گروہ جس کا مرکز لاہور ہے پرانے سنی مسلمانوں کے زیادہ قریب آنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور ہندوؤں میں تبلیغ پر زور دیتا ہے اس سلسلہ کا خاص اور امتیازی نشان یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے تبلیغ اسلام کا خاص انتظام کر رکھا ہے۔ ان لوگوں نے دعوت الی الحق کا ایسا انتظام کیا ہے۔ جو اس سے پہلے کسی اسلامی جماعت نے نہیں کیا۔ افریقہ کی تمام نوآبادیات میں ان کے مشن پھیلے ہوئے ہیں۔ اس جماعت نے قرآن شریف کا انگریزی میں اور دیگر زبانوں میں بھی ترجمہ کیا ہے۔

اصل جماعت احمدیہ کا سردار بحیثیت مہدی اور مسیح کا جانشین ہونے کے اپنے آپ کو خلیفہ کہتا ہے۔ اور باوجود اس کے شہنشاہ انگلستان کی رعایا ہونے کا اقرار کرتا ہے ؛ جماعت احمدیہ کے معاندین احمدیوں کے یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ وہ برطانوی پولیٹیکل محکمہ کی خدمت میں ہیں ؛

سنہ ۱۹۳۱ء میں جماعت احمدیہ کے متعلق سر اقبال کے خیالات

مئی ۱۹۳۱ء کا واقعہ ہے مولانا شوکت علی۔ نواب صاحب بھوپال کے مہمان تھے۔ اور نہال ہاؤس شملہ میں نواب صاحب کے کیمپ میں مقیم تھے۔ میں ان سے ملنے گیا۔ وہاں مولانا کی ملاقات کے لئے سر محمد اقبال بھی تشریف لائے۔ مولانا چونکہ وہاں موجود نہ تھے۔ سر محمد اقبال سے میری باتیں ہوتی رہیں۔ دوران گفتگو میں میرے دریافت کرنے پر انہوں نے کہا فی الحقیقت اگر آج کوئی خدمت اسلام کی کر رہا ہے۔ تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔ اور یہی لوگ ہیں۔ جو حق رکھتے ہیں۔ کہ مسلمان کہلائیں۔ ان میں میں سب باتیں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی پاتا ہوں۔ غیور اور سچے مسلمان ہیں۔ آپس میں محبت اور ایثار سے کام لیتے ہیں۔

اس پر میں نے انہیں بتایا کہ ایک دفعہ مولانا محمد علی نے فرمایا تھا۔ اگر مجھے دس آدمی احمدیوں کا سا اخلاص اور سچائی رکھنے والے مل جائیں۔ تو میں ہندوستان کے مسلمانوں کی تنظیم کر سکتا ہوں۔ افسوس یہ ہے کہ جس کے سپرد ہم کوئی کام کرتے ہیں۔ وہ خود مختار بن کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس پر سر اقبال نے کہا مولانا نے صحیح کہا ہے۔ یہی حال آج مسلمانوں کا ہے۔ وہ اس قدر خودسر ہیں کہ دوسرے کی بات ماننے کو ہرگز تیار نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمان روز بروز اپنی اس خودسری کے باعث انحطاط کی طرف جا رہے ہیں۔

یہ تو ایک ملاقات کا ذکر ہے۔ ورنہ سر محمد اقبال کو میں جب بھی ملا انہیں احمدیت کا مطلق مداح پایا۔ چونکہ سر محمد اقبال کا لڑکا آفتاب احمد میرا ہم جماعت تھا۔ میں نے اس کا حال پوچھا تو کہنے لگے۔ میں نے اسے قادیان پڑھنے کے لئے بھیجا تھا۔ تا دین سیکھ لے۔ مگر وہ وہاں نہ رہا۔

جو شخص اپنے بچے کو قادیان تربیت کے لئے بھیجتا ہے لازماً وہ دل میں احمدیت کی قیمت جانتا ہے۔ اب احراریوں کے دباؤ یا اپنے لئے مسلمانوں کے اندر کوئی جگہ بنانے کے لئے مخالفت پر آمادہ ہو جائے۔ تو اور بات ہے ؛ خاکسار عبدالحکیم از شملہ

احراریوں کا "صاحبزادہ"

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر جس بدقماش نے حملہ کیا۔ وہ ایک آوارہ اور رذیل انسان ہے۔ اس کا باپ قادیان کی گلیوں میں گداگری کرتا پھرتا۔ اور ایک تکیہ کی جاروب کشی اس کا فرض منصبی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس شخص کی کیا حیثیت ہے۔ اور وہ کس قماش کا ہے۔ لیکن احراریوں کی شرافت کا اندازہ ان الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے۔ جن میں انہوں نے اس شخص کا ذکر ۲۶ جولائی کے اخبار "احسان" میں کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"مولانا عنایت اللہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں صاحبزادہ محمد حنیف جن پر شریف احمد کی مارپیٹ کا الزام لگایا گیا ہے۔ اس کے متعلق رازہائے درون پردہ کا انکشاف کرتے ہوئے حکام کو توجہ دلائی۔"

ایک رذیل ترین گداگر کے لڑکے کو صاحبزادہ بنا لینے کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ایک تو خود احراری اسی قماش کے لوگ ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ وہ احراریوں کی سازش کا آلہ کار بنا۔ ورنہ کوئی شریف انسان تو ایسے آدمی کو منہ لگانا بھی پسند نہیں کر سکتا۔ چہ جائے اسے "صاحبزادہ" بنائے ؛

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

مشرق کی سب سے طاقتور حکومت جاپان کے سیاسی حالات

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

چین نے معافی مانگ لی

کوبے ۱۲ر جولائی ۱۹۳۵ء ایک چینی رسالہ کے کسی مضمون میں شاہ جاپان کے متعلق نازیبا الفاظ شائع ہونے پر جو نیا قضیہ اٹھا تھا۔ اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں جو شرائط جاپان نے پیش کیں انکو حکومت چین نے تسلیم کر لیا جن لوگوں کا اس مضمون کے شائع ہونے میں دخل تھا۔ ان کو حکومت چین نے سزا دیدی ہے۔ اور حکومت چین اور کاؤمنتانگ دونوں نے باقاعدہ تحریری اور زبانی طور پر معافی مانگ لی ہے۔ نیز کاؤمنتانگ کی پراپگنڈا کمیٹی نے اپنی صوبجاتی اور شہری شاخوں کے نام شدید انتباہ جاری کر دیا ہے۔ کہ آئندہ اس قسم کی کوئی حرکت سرزد نہ ہونے پائے۔ مگر ایک شرط کے متعلق جو جاپان نے پیش کی تھی چین نے کلی سکوت سے کام لیا۔ جاپان نے مطالبہ کیا تھا کہ کاؤمنتانگ اور بلیو شرٹس دونوں شنگھائی سے نکال دیئے جائیں۔ چین نے جو جواب اس معاملہ میں جاپان کو دیا ہے۔ اس میں باقی شرائط کو تو تسلیم کر لیا ہے۔ مگر اس شرط کے متعلق نہ تو یہ کہا ہے۔ کہ اسے منظور نہیں اور نہ اُسے تسلیم کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ شرط ایسی ہے۔ کہ ایک طرف تو چین اس کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں اور دوسری طرف وُہ یہ بھی نہیں چاہتا۔ کہ تسلیم کرنے سے انکار کر کے مفاہمت کے راستے میں مشکلات پیدا کرے

شمالی چین کی ترقی کی تجاویز

ان قضیوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہو رہا ہے۔ کہ شمالی چین کے علاقے کی اقتصادیات کو ترقی پذیر کرنے کے لئے جو تجاویز جاپان اختیار کرنا چاہتا ہے۔ ان کے ابتدائی مراحل سرعت کے ساتھ طے کئے جا رہے ہیں۔ ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کا بیڑا جنوبی منچوریا ریلوے کمپنی نے اٹھایا ہے۔ یہ کمپنی کہتی ہے۔ کہ اس کا اصل مشن ایشیاء کے براعظم پر جاپانی پالیسی کو چلانا تھا۔ اور چونکہ سلطنت مانچوکو کے معرضِ وجود میں آجانے سے اور سنکنگ میں جاپانی سفارت قائم ہو جانے سے اس کمپنی کی حیثیت محض ایک تجارتی ریلوے کمپنی کی رہ گئی ہے اس لئے اس کو اپنا کام کرنے کے لئے نئے میدان کی ضرورت ہے۔ اور وہ میدان شمالی چین ہے۔ اس کمپنی میں اور افسران افواج جاپانی متعینہ کورن ٹانگ میں ان تمام تجاویز کے متعلق پورا پورا اتفاق اور اتحاد ہے جو شمالی چین کی اقتصادیات کو ترقی دینے کے لئے اختیار کرنی ضروری خیال کی جاتی ہیں۔ اور آئندہ بھی ہر مرحلہ پر افسرانِ فوج کے ساتھ اس کمپنی کے کارکن پورا تعاون کریں گے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق قائم رکھینگے۔ اس کمپنی کے ریلوے اور فن کان کنی کے ماہر شمالی چین کا دورہ کر کے رپورٹ کرینگے۔ اس دورہ کے متعلق انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ اس بارہ میں پہلا قدم یہ اٹھایا جائیگا۔ کہ ریلوں کو ترقی دے کر ذرائع آمدورفت کو سہل کیا جائے۔

چین میں روسی اثر

ایک طرف تو جاپان اور روس میں بعض متنازعہ فیہ امور کے بارہ میں گفت و شنید کا سلسلہ جاری ہے۔ اور اس بات کے امکانات ہیں۔ کہ ان دونوں حکومتوں کا کوئی سمجھوتہ ان امور کے بارہ میں ہو جائے۔ اور ساتھ ہی براعظم ایشیاء میں دونوں حکومتوں کا خاموش مقابلہ ہو رہا ہے۔ جس میں روز بروز شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اور اگر یہی صورت کچھ عرصہ اور جاری رہی۔ تو دونوں حکومتوں کے مفاد کا کسی معاملہ میں ٹکراؤ ہو کر جنگ کی صورت پیدا ہو جائیگی۔ غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ رُوس اور جاپان دونوں اس کوشش میں نظر آتے ہیں۔ کہ وُہ اپنے اپنے حلقہ ہائے اثر بانٹ لیں۔ تاکہ ٹکراؤ کے امکانات کم ہو جائیں۔ ادھر روس اس بات کے لئے فارغ ہو جائے۔ کہ اگر اس کی مغربی سرحد پر کوئی واقعات رونما ہوں تو ان کے پیش نظر مناسب کارروائی کر سکے اور ادھر جاپان کے ہاتھ بحرالکاہل میں اپنی طاقت اور اثر کو مضبوط کرنے کے لئے خالی ہو جائیں۔

جاپان اور ابی سینیا

اٹلی اور ابی سینیا کے جھگڑے کے بارہ میں جاپان قطعی طور پر خاموش ہے۔ اس ہفتہ کے دوران میں یہاں کے اخبارات میں اس جھگڑے کے متعلق خبریں نمایاں طور پر شائع ہوتی رہی ہیں۔ مگر یہ محض خبریں ہی خبریں تھیں۔ جاپانی قوم نے یا جاپانی حکومت نے ان پر کسی قسم کی رائے زنی نہیں کی۔ البتہ ۱۵ر جولائی ٹوکیو وزارت خارجہ کے ایک نمائندہ نے فارن اخبار نویسوں کو ایک انٹرویو دیا جس میں اس نے یہ بیان کیا کہ حکومت جاپان ابی سینیا یا کسی دوسری حکومت کے ساتھ اٹلی اور ابی سینیا کے قضیہ کے بارے میں کوئی گفت و شنید نہیں کر رہی۔ اس نمائندہ نے کہا۔ اس میں شک نہیں۔ جاپان نہایت دلچسپی اور توجہ سے صورت حالات پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ کیونکہ اخبارات میں اس جنگ کی پیشگوئیاں کثرت سے شائع ہو رہی ہیں۔ اور یہ بات ظاہر اور باہر ہے۔ کہ دنیا کے موجودہ حالات میں اگر ایک حصہ میں جنگ ہو۔ تو کوئی دوسرا حصہ اس جنگ کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اس نمائندہ نے یہ بھی بیان کیا کہ ابی سینیا میں جاپان کو کوئی خاص مراعات حاصل نہیں۔ جن کے خطرے میں پڑ جانے کا جاپان کو خدشہ ہو۔ اور اگر جاپانی تجارت ابی سینیا میں ترقی کر رہی ہے۔ تو وہ خاص مراعات کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ جاپانی سوداگر ارزاں اور عمدہ مال مہیا کر سکتے ہیں۔ اس نے اس بات سے بھی انکار کیا۔ کہ جاپان ابی سینیا کو اسلحہ مہیا کر رہا ہے۔

یہ انٹرویو غالباً دو باتوں کے نتیجہ میں دیا گیا ہے۔ ایک تو یہ کہ سولینی نے اپنی کسی تقریر میں ابی سینیا کے خلاف یہ کہا تھا کہ اگرچہ ایک گذشتہ معاہدہ کی رو سے ابی سینیا کا فرض ہے۔ کہ اٹلی کو اقتصادی مراعات دے مگر اس نے اس معاہدہ کو پس پشت ڈال کر اپنے ملک کو جاپانی سوداگروں کے حوالہ کر دیا ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے۔ کہ نیویارک میں کسی ذریعہ سے یہ خبر بیان کی گئی۔ کہ جاپان ابی سینیا کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس انٹرویو کا نقطۂ مرکزی ان دونوں باتوں کی تردید کرنا نظر آتا ہے۔

جرمنی کا نیا بحری بیڑا

جرمنی نے جو پروگرام اپنے بیڑے کی تیاری کا شائع کیا ہے۔ اس کے متعلق جاپانی بیڑے کے ایک نمائندہ نے بہت تعریفی الفاظ میں رائے زنی کی ہے۔ اس کے خیال کے مطابق جرمنی نے مختلف اقسام کے جنگی جہازوں کی جو تعداد مقرر کی ہے۔ وہ اس کی کمال دانشمندی پر دال ہے۔ اس نے کہا۔ کہ گو جرمنی جہازوں کی توپوں کے دہانے دوسری طاقتوں کے بیڑوں کے مقابلہ میں کم ہیں۔ مگر چونکہ جرمن جہازوں کا حلقۂ کار اور ان کی رفتار اور ان کی خود حفاظتی کے سامان زیادہ ہیں۔ اس لئے کوئی تعجب نہ ہوگا۔ کہ جرمنی کا دس ہزار ٹن جہاز دوسرے بیڑوں کے بیس ہزار ٹن پر بھاری ہو۔ اور جرمنی کی ۲۵۰ ٹن کی آبدوز کشتی دوسرے بیڑوں کی ایک ہزار ٹن کی آبدوز کشتی پر۔ اس جگہ یہ بھی ذکر کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ ۳۷-۱۹۳۶ء کے لئے جاپان کا اپنا بحری بجٹ دو سو بارہ ملین ین ہے۔

جاپانیوں کی قوم پرستی

احمدی مبلغ مقیم جاپان لکھتے ہیں۔ کہ جاپانی قدرتی طور پر قومیت کے دلدادہ واقع ہوئے ہیں۔ ان کی ملک کے مستقبل کے ساتھ نہایت شاندار امیدیں وابستہ ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ انہیں چین سے تمام بیرونی اثرات کو نکال پھینکنے کی طاقت حاصل ہے انہیں اس بات کا بھی پورا پورا یقین ہے۔ کہ جاپان اپنے گھر میں ناممکن التسخیر ہے۔ اور وہ اس قدر قوی ہو گیا ہے۔ کہ ہر حملہ آور کو اس کی بحری طاقت ساحل جاپان سے ہزیمت دیکر بھگا سکتی ہے

کیوبے میں روسی مسلمان

ایک دوست سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک سو پچاس روسی مسلمان کیوبے میں مقیم ہیں۔ یہ وُہ لوگ ہیں۔ جو روس میں بالشویک حکومت کے برسر اقتدار آنیکے زمانہ میں وہاں سے بھاگ آئے تھے۔ ان میں سے چند ایک مولوی بھی ہیں۔ مگر وہ انگریزی اور جاپانی زبانیں نہیں جانتے۔ اور اس طرح وہ جاپانیوں کے سامنے اسلام کی خوبیاں بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ علاوہ ازیں یہ مولوی دقیانوسی خیالات کے ہیں رفتار زمانہ سے بالکل ناواقف اور کلی طور پر رجعت پسند

سکھوں اور مسلمانوں کی باہمی کشیدگی

موجودہ صورت حالات کو کس طرح درست کیا جا سکتا ہے

از ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس لاہور

اگر حکومت ابتدا میں ایک معزز باہمی سمجھوتہ تک مسجد شہید گنج کو اپنے قبضہ میں کر لیتی تو امید تھی کہ صورت حالات پر پورا قابو رہتا۔ لیکن انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے اور کوئی انسانی حکومت اس سے مستثنیٰ نہیں

اب سوال یہ ہے کہ موجودہ حالات میں صورت حالات کو بہتر بنانے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ میری رائے میں بہترین صورت یہ ہے کہ حکومت اب بھی مسجد کی زمین پر قبضہ کر لے۔ ممکن ہے کہ بعد میں زیادہ عاقلانہ مشورہ اس بات پر منتج ہو کہ مسجد کی زمین مسلمانوں کے حوالہ کر دی جا سکے۔

شہید گنج گوردوارہ

اغلب ہے کہ سکھوں کی یہ خواہش ہو گی کہ اپنے گوردوارہ کی توسیع مسجد کی زمین پر بھی کر لی جائے۔ ان کا یہ فعل قابل معافی ہوتا اگر وہ اس صوبہ کے تاریک زمانہ میں جو اس پر آج سے سو سال پہلے طاری تھا۔ ایسا کر لیتے جب کہ ایک فریق دوسرے فریق سے نبرد آزما تھا اور تمام صوبہ پر کوئی مضبوط حکومت موجود نہ تھی۔ لیکن موجودہ مذہبی آزادی اور رواداری کے زمانہ میں جس سے موجودہ حکومت کے ماتحت یہ ملک فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ایسا فعل سکھوں کے لئے ایک بدنامی کا موجب ہو گا۔ اور مسلمانوں میں جن کی اس صوبہ میں اکثریت ہے ایک نہایت رنج دہ صورت حالات کی یادگار قائم رہے گی۔ ایسی تجویز پر عمل پیرا ہونے سے پہلے انہیں اس کے نتائج پر غور کر لینا چاہیئے تھا۔

بہتر تو یہ ہو گا کہ گوردوارہ کی توسیع مسجد کی زمین پر کرنے کی بجائے پچھلی طرف کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر سکھ صاحبان اس تجویز پر عمل پیرا ہونا پسند کریں تو اس مقصد کے لئے حکومت ان کے لئے ملحقہ زمین خالی کر دے گی۔ زمین کا وہ ٹکڑہ جو ایک بزرگ کے مزار سے تعلق رکھتا ہے اور جو ہمیشہ مسلمانوں کے قبضہ میں رہا ہے وہ انہیں دیا جا سکتا ہے بغیر اس کے کہ مزار کو مسمار کیا جائے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جو سکھ ۱۹۰۲ء میں گوردوارہ اور مسجد پر قابض تھے۔ مسلمانوں کو اس شرط پر مسجد واپس دینے کے لئے تیار تھے کہ وہ انہیں مزار کے اردگرد کی زمین دیدیں۔ مسلمانوں نے اس وقت غلطی کی۔ کہ اس تجویز سے اتفاق نہ کیا۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب

سوال یہ ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب نے اس مسجد کو کیوں بعینہ کھڑا رہنے دیا۔ اور اسے مسمار نہیں کیا۔ اس کی وجہ صاف ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب اپنے مقدس گروؤں کی پیروی میں مذہب اسلام اور اس کی عبادت گاہوں کو بہت عزت سے دیکھتے تھے۔ مضافات کے دیہات میں جو غیر روادارانہ طرز عمل مسلمانوں کے ساتھ سکھوں کی طرف سے بعض اوقات ظہور پذیر ہوا۔ وہ مہاراجہ صاحب کے حکم سے نہیں ہوا۔ بلکہ بعض خود سر لوگوں کا اپنا فعل تھا۔ مہاراجہ کے دل میں مسلمان بزرگوں اور اولیاء اللہ کی بہت بڑی عزت تھی۔ وہ کئی مرتبہ حضرت میاں میر رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ پر اظہار عقیدت کے لئے گئے۔

کیا قاضی کچہری تھی یا مسجد

چند روز ہوئے سکھوں کے ایک عام جلسہ میں جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھ میں ہوا۔ یہ عذر پیش کیا گیا کہ جس عمارت کو انہوں نے گرایا ہے وہ مسجد نہ تھی۔ بلکہ مغلوں کے زمانہ میں قاضی کی کچہری تھی۔ لیکن اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ۸ جولائی یعنی اس وقت تک جب اسے گرایا گیا وہ صاف طور پر مسجد کی شکل رکھتی تھی۔ بنظاہر وہ اس وقت بھی مسجد ہی تھی جب اس کے اندر یا اس کے قریب قاضی نے کوئی عدالت کی ہو۔ علاوہ ازیں اسلام میں ایک مسجد اگرچہ دراصل عبادت الٰہی کے حصول کے لئے ہی مخصوص ہے۔ تاہم اسے دوسرے کاموں کے لئے استعمال میں لانا ممنوع نہیں بشرطیکہ اس کا تقدس ملحوظ رکھا جائے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں رومن کیتھولک عیسائیوں کے ایک وفد کو مسجد نبوی میں اپنی طرز پر عبادت کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اور چونکہ اس وقت مسجد ہی مسلمانوں کے لئے ایک پبلک جگہ تھی۔ اس لئے کئی قسم کے جلسے اس میں منعقد ہوتے تھے۔ مسجد اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عدالت کی جگہ بھی تھی اور اسی جگہ حضور کے سپاہی اپنے ہتھیار صاف کرتے اور انہیں حفاظت کے ساتھ رکھتے تھے۔

کیا مسجد کو گرانا سکھ مذہب میں روا ہے

اس میں شک نہیں کہ بعض سکھوں نے مسجد کو ایک اشتعال کی حالت میں گرایا لیکن کیا سکھ اس فعل کی اجازت گوروگرنتھ صاحب یا گورو صاحبان کے فرمانوں سے دکھا سکتے ہیں؟ میں نے اپنے وطن کے مذاہب کی کتب مقدسہ کا مطالعہ کیا ہے۔ چنانچہ میں نے گوروگرنتھ صاحب کا مطالعہ بھی کیا ہے اور باوا نانک اور گورو صاحبان کی میری نظروں میں بڑی عزت ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں ایک کھلا شبد موجود ہے۔ جس میں مسجد کا بہت ہی احترام سکھایا گیا ہے۔ اور وہ حسب ذیل ہے۔

مہر مسیت، صدق۔ مصلے
حق، حلال، قرآن

ترجمہ:۔ مسجد محبت ہے اسلامی نماز عبادت ہے اور قرآن حق اور حلال کا حکم دیتا ہے۔

اس مقدس بانی (شبد) کے مضمون کے خلاف گوروگرنتھ صاحب میں ایک بھی شبد آپ کو نہیں ملیگا نہ ہی کسی گورو کی زندگی میں کوئی ایسی مثال آپ کو ملے گی۔ کہ انہوں نے کسی مسجد یا کسی متبرک جگہ کی توہین کی ہو۔ فی الحقیقت مسلمانوں کے ساتھ ان کے تعلقات ہمیشہ مہر و محبت پر مبنی رہے ہیں۔ باوا نانک علیہ الرحمتہ اس قدر مسلمانوں کے ساتھ متحد تھے کہ انہوں نے باوا صاحب کو اپنا ولی تسلیم کیا۔ علاوہ ازیں ابتدائی زمانہ میں سکھوں کے اور مسلمانوں کے مذہبی رواداری اور خوشگوار تعلقات کا کافی ثبوت ملتا ہے اور باوا نانک اور ابتدائی زمانہ کے بعض گورو مسلمانوں کے ساتھ مل کر مسجد میں ایک خدا کی عبادت کرنے سے بھی مضائقہ نہ کرتے تھے۔

ایک افسوسناک خلیج

یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ گورو گوبند سنگھ صاحب کے زمانہ میں سکھوں اور مسلمانوں کے مابین ایک خلیج حائل ہو گئی جس کے وجوہات سیاسی تھے مذہبی اختلافات اس کی اصل بنا نہ تھی (بلکہ بعض مفسدہ پرداز اس کی تہ میں تھے) گورو گوبند سنگھ صاحب مسلمان حکمران کے ساتھ نبرد آزما ہونے کی حالت میں بھی عام مسلمانوں میں ہر دلعزیز تھے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں نے ماچھی واڑہ میں نواب کے سپاہیوں سے جو انہیں گرفتار کرنے کے لئے آئے تھے۔ یہ کہہ کر گورو صاحب کو بچایا کہ یہ ہمارا پیر ہے جو اوچ شریف سے آیا ہے۔

یہ بہت ہی افسوسناک امر ہے کہ یہ خلیج مسلمانوں اور سکھوں کے مابین دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔

سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کرنے کی ضرورت

فی الحقیقت یہ ایک ایسی بات ہے جس پر دونوں قوموں کو سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔ اور وہ ذرائع سوچنے اور اختیار کرنے چاہئیں۔ جو دونوں قوموں میں محبت و خوشدلی کے تعلقات پیدا کر سکیں بالخصوص اس لئے کہ دونوں جنگی قومیں ہیں اور یہ نہایت اہم اور ضروری امر ہے کہ آئندہ اصلاحات اور ان اختیارات کے نفاذ کے موقعہ پر جو حکومت کی طرف سے بطور ایک خود مختار صوبہ کے دئے جانے والے ہیں۔ یہ دونوں قومیں مل کر صوبہ کی قسمت کو بنانے کی کوشش کریں۔ نہ یہ کہ ایک دوسرے سے جنگ و جدال میں اپنی طاقت ضائع کریں کہ اس طرح نہ صرف اس صوبہ بلکہ ہندوستان کی ترقی میں خلل پیدا ہو گا۔

وصیتیں

نمبر ۳۷۶۱ :- منکہ حسین بی بی زوجہ چوہدری صادق علی صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ زمینداری عمر ۔۔ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن ہیل پور ڈاک خانہ جلالپور جٹاں تحصیل وضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۸/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ اور خاوند کی جائداد سے وراثت کا حصہ ایک ہزار روپیہ ملا ہے۔ گویا میری ملکیت کل دو ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اپنی زندگی میں ہی حصہ وصیت داخل کرا دوں گی۔

العبد :- حسین بی بی ۸/۵/۳۵
گواہ شد :- جلال الدین شمس
گواہ شد :- صادق علی ولد صوبہ خان قوم جٹ وڑائچ ساکن ہیل پور تحصیل وضلع گجرات حال قادیان

نمبر ۳۷۲۲ :- مسمات بھولی احمدی زوجہ میاں نورالدین احمدی قوم کشمیری پیشہ ٹھیکیداری، عمر تخمیناً ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۸ دسمبر ۱۹۱۸ء ساکن لوہیہ حال کھاریاں ڈاک خانہ وتحصیل کھاریاں ضلع گجرات میرے پاس اس وقت حسب ذیل زیور ہیں۔ زیور چاندی تخمیناً ایک سو تولہ اور زیور سونا تخمیناً ۱۰ تولہ ہے۔ جس کی قیمت اندازاً مبلغ ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے سوا میرے پاس کوئی جائداد نہیں۔ اگر اور کوئی جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بعد منظوری وصیت ہذا زیور مذکور کے ۱/۸ حصہ کی قیمت یک مشت یا باقساط ادا کردوں گی۔ لہٰذا وصیت نامہ لکھدیتی ہوں۔ کہ سند ہووے۔

العبد :- مسماۃ بھولی زوجہ نورالدین سکنہ لوہیہ حال قادیان دارالامان ۶/۵/۳۵
نشان انگوٹھہ مسماۃ بھولی
گواہ شد :- میاں نورالدین خاوند موصیہ سکنہ لوہیہ حال قادیان۔
گواہ شد :- محمدالدین سکرٹری جماعت احمدیہ تھال بقلم خود

نمبر ۳۲۴۸ :- منکہ علی محمد ولد راجہ شاہ ولی خان قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۰۵ء ساکن چھونی ڈاک خانہ چوہا سیدان شاہ تحصیل پنڈدادن خان ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۷/۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ جدی جائداد میں ۱/۴ حصہ اور کچھ اراضی کیا تھا بیوی ہے اسمیں ۱/۱۵ ہر اور کچھ میری ذاتی پیدا کردہ ہے مجموعی میرے حصہ کی اراضی تقریباً ۔۔ کنال ہے۔ اس کے علاوہ سکنی مکانات پختہ ہیں۔ جن کی کل قیمت تقریباً دس ہزار روپیہ ہے لیکن میرا گذارہ صرف اسی جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۔۔ روپیہ ماہوار ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ فقط

العبد :- راجہ علی محمد احمدی ۷/۴/۳۵
گواہ شد :- محمد عبدالجلیل حکیم بقلم خود
گواہ شد :- محمد افضل ولد راجہ محمد زمان خان ڈنڈوٹ ضلع جہلم بقلم خود

نمبر ۳۵۸۹ :- منکہ جلال خاتون زوجہ ملک عبدالغنی قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈوری ڈاک خانہ چک بیلی تحصیل فتح جنگ ضلع کیمل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸/۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائداد متروکہ کا دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۰۰/- بذمہ خاوند ہے۔ نیز ۵۰/- روپیہ نقد بھی بطور قرض میرے خاوند کے ذمہ ہے کل ۳۵۰/- روپیہ ہے۔ ۳۰/- روپیہ نقد جو میرے پاس ڈاک خانہ میں موجود ہیں اور کانٹے طلائی قیمتی ۸/- کل ۳۸/- روپیہ اراضی تعداد ایک کنال چاہی واقعہ رقبہ سرکال کر تحصیل چکوال ضلع جہلم قیمتی تخمیناً ۶۰/- روپیہ ہے۔ اراضی بارانی صحیح تعداد معلوم نہیں۔ کاغذات سرکاری میں اندراج موجود ہے۔ واقعہ رقبہ سرکال کر ضلع جہلم قیمتی تخمیناً ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ العبد :- جلال خاتون بقلم خود معرفت ملک عبدالغنی ہیڈ کلرک جی۔ ٹی ہسپتال فورٹ بمبئی۔ گواہ شد :- نادر خان حاذر موصیہ بقلم خود گواہ شد :- عبدالغنی بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۳۹۱۰ :- منکہ ظہیر احمد ولد چوہدری عبدالعزیز قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی سکنہ گوجرانوالہ حال ملازم راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۵/۱۱/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت سوائے ماہوار آمد کے میری جائداد اور کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۔۔ روپیہ ہے میں بذریعہ تحریر ہذا اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ دسواں حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور انجمن مذکور کو جملہ متروکہ کا جو میری وفات پر پایا جائے۔ ۱/۱۰ حصہ کا وارث قرار دیتا ہوں۔ فقط

العبد :- چوہدری ظہیر احمد ٹائپسٹ دی راولپنڈی الیکٹرک پاور کمپنی لمیٹڈ راولپنڈی بقلم خود ۲۵/۱۱/۳۲
گواہ شد :- قاضی محمد رشید امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی ۲۵/۱۱/۳۲
گواہ شد :- اعظم علی سب جج راولپنڈی ۲۵/۱۱/۳۲

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لنڈن ۳۰ر جولائی - آج مسٹر انتھونی ایڈن وزیر لیگ آف نیشنز بذریعہ ہوائی جہاز پیرس روانہ ہوئے - وہاں وہ فرانس کے وزیر مسٹر لوال سے ملاقات کرینگے۔ اور دونوں لیگ کونسل کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے جنیوا جائیں گے۔

وارد ھا گنج ۳۰ر جولائی - مسٹر آچاریہ کرپلانی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو کانگریس کمیٹی کے اجلاس کے متعلق کہا۔ نئے آئین کے ماتحت عہدے قبول کرنے کے سوال پر تین گھنٹے بحث و تمحیص ہوئی ہے بحث کے رخ کے متعلق کسی قسم کا انکشاف کرنے سے انہوں نے انکار کر دیا - معلوم ہوتا ہے - کہ صدر کمیٹی نے اس اجلاس میں رازداری سے کام لینے کی ہدایت کی ہے -

لنڈن ۳۰ر جولائی - ایک اطالوی عورت آرسیدہ گیا جنے جو لنڈن میں مقیم ہے اسلام قبول کیا - اور اس کی شادی شیخ عبدالحمید سے جو ایک ہندوستانی امیرزادہ ہے - قرار پائی ہے -

برلن ۳۰ر جولائی - جرمنی میں یہودیوں اور رومن کیتھولکس کے خلاف جن کے متعلق سیاسی شبہات کئے جاتے ہیں - حکومت کی سرگرمیاں جاری ہیں - ایک مشہور رومن کیتھولک انجمن "ونڈھرسٹ لیگ" اور دو اور کیتھولک جماعتوں کی جائدادیں ضبط کر لی گئی ہیں۔

شملہ ۳۰ر جولائی - وائسرائے زلزلہ کوئٹہ ریلیف فنڈ میں کل رقم ۲۹۴۴۰۳ روپے ۱۵ر آنے ۱۱ پائی اور ۱۳۰۸۵ پونڈ ۱۲ شلنگ ۸ پنس جمع ہو گئی ہے -

بنگلور ۳۰ر جولائی - آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کل انڈین سائنس انسٹی ٹیوٹ کے صنعتی اداروں اور ریسرچ مرکزوں اور سٹیٹ کھانڈ فیکٹری کا معائنہ فرمانے کے بعد میسور روانہ ہو گئے - میسور چیمبر آف کامرس نے سر ممدوح سے میسور کے لئے ایک ساحلی راستہ آمد و رفت کھولنے کے سوال پر تبادلہ خیالات کیا - چیمبر کے صدر نے کہا - یہ مسئلہ کئی سالوں سے بوجہ اہمیت ان کی توجہات کا مرکز ہو رہا ہے - اور اس کا حل گورنمنٹ آف انڈیا کی حوصلہ افزائی اور خوشنودی اور ہمارے ہمسائے صوبہ بمبئی کی ہمدردی پر مبنی ہے - سر ممدوح نے فرمایا - اس سوال پر غور کرنا ابھی قبل از وقت ہے - اور وہ اس کے متعلق کوئی فوری رائے قائم نہیں کریں گے - انہوں نے یہ بھی فرمایا - گورنمنٹ آف انڈیا تمام ہندوستان کی خوشحالی کی خواہاں ہے - اس لئے کسی معاملہ میں برطانوی ہندوستان اور ریاستوں کے امتیاز کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا - ہندوستان کے لئے ریلوے پروگرام اور تجارتی پالیسی کو بیان فرماتے ہوئے سر ممدوح نے چیمبر کی خواہشات ساؤتھ انڈین ریلوے کا میسور ریلوے کے ساتھ الحاق وغیرہ پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ آپ نے ریاست کے نظم و نسق اس کے عالی مقاصد اور اس کی وسیع کامیابیوں کی تعریف کی۔

احمد آباد ۳۰ر جولائی - ریاست بڑودہ کے ایک گاؤں کی اطلاع مظہر ہے - کہ وہاں پولیس اور عوام میں فساد ہو گیا - وجہ یہ تھی کہ محکمہ آبکاری کی پولیس نے مسلح پولیس کو لیکر رات کو ناجائز شراب پر قبضہ کرنے کی غرض سے گاؤں پر چھاپہ مارا - اہل دیہہ نے جمع ہو کر پولیس پر حملہ کر دیا - پولیس نے گولی چلادی - جس سے ایک شخص مجروح ہوا۔

لنڈن ۲۹ر جولائی - دارالامراء میں لارڈ فارنگڈن نے استفسار کیا - کہ مسٹر مسانی سیکرٹری سوشلسٹ پارٹی کے پاسپورٹ کو کیوں ضبط کیا گیا ہے - لارڈ زٹلینڈ نے جواب دیا - کہ مسٹر مسانی اگرچہ اشتراکی جماعت کے رکن نہیں - مگر اشتراکی ارکان سے گہرا تعلق ضرور رکھتے ہیں۔

کراچی ۳۰ر جولائی - پولیس نے کل بغیر روشنی سائیکل چلانے کے الزام میں دو سو سائیکل سواروں کو گرفتار کیا - اس سے پہلے دو راتوں کے دوران میں ڈیڑھ سو سائیکل سوار پکڑے گئے - جنہیں تین روپے سے پانچ روپے تک جرمانہ کی سزائیں دی گئیں -

لنڈن ۲۹ر جولائی - ڈیوک اور ڈچس آف کینٹ یوگوسلاویہ میں تعطیلات بسر کر رہے ہیں - آپ شہزادی اولگا کے سرمائی مکان میں مقیم ہیں - شہزادی اولگا ڈچس آف کینٹ کی حقیقی بہن ہے -

لاہور ۳۰ر جولائی - حکومت پنجاب نے لاہور فائرنگ کے ہلاک شدگان اور مجروحین کی صحیح تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی - اس نے تاحال دس ہلاک شدگان کے نام معلوم کئے ہیں - جو سرکاری اعلان میں شائع کر دیئے گئے ہیں

اخبار زمیندار "یکم اگست" لکھتا ہے

جمہور مسلمانان لدھیانہ نے مجلس احرار سے بیزاری کا اعلان کر دیا ہے - اور ایک عام اجلاس میں صدر احرار کے خلاف نفرت و حقارت کا ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے

شملہ ۳۰ر جولائی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاسِ خزاں میں اگرچہ ابھی ایک ماہ سے زیادہ عرصہ باقی ہے - مگر خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اجلاس عامۃ الناس کے زاویہ نگاہ سے بہت اہم ہوگا - بہت سے اہم ملکی مسائل پر سوال و جواب ہونگے -

پیرس ۳۰ر جولائی - امید کی جاتی ہے کہ مسٹر لوال لیگ کونسل کے اجلاس میں یہ بیان کریں گے - کہ اطالیہ اور ابی سینیا کے باہمی تنازعہ کے متعلق لیگ کے اجلاس منعقدہ مئی کے ریزولیوشن کا یہ مطلب ہے - کہ مصالحتی کمیشن ۲۵ر اگست تک اپنی کوششیں جاری رکھے - اور اگر وہ ناکام رہے - تو لیگ پانچویں ثالثی کمیٹی مقرر کرے۔

لنڈن ۳۰ر جولائی - دارالعوام میں مسٹر ونسٹن چرچل نے مشورہ دیا - کہ انڈیا بل میں دارالامراء کی ترامیم پر ایک عام بحث کی جائے میجر اٹلی نے مخالفت کرتے ہوئے کہا - کہ مزدور پارٹی کو صرف چند مخصوص ترمیموں کے ساتھ اختلاف ہے - مسٹر آئزک فٹ نے کہا میرے خیال میں کونسل آف سٹیٹ کے طریق انتخاب پر علیحدہ بحث ہونی چاہئے - اس طرح مسٹر چرچل کے مشورہ کو جس میں اس نے سب ترامیم پر عام بحث کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی - رد کر دیا گیا۔

لنڈن ۳۰ر جولائی - دارالعوام میں کرنل کلفٹن براؤن (کنزرویٹو) کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے کہا - کہ لاہور میں صورت حالات پُرامن ہے - اور مسلمانوں نے آئینی راہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے - کرنل کلفٹن نے کہا - کہ فرقہ وارانہ فسادات کی کثرت اور شدت کے پیش نظر ہندوستانی افواج پر انحصار کرنے کی بجائے برطانوی اور گورکھا افواج میں اضافہ ضروری ہے - مسٹر بٹلر نے جواب دیا - کہ ہندوستانی فوجوں نے پہرہ اور گردش کے فرائض کو تندہی سے نبا ہا - اور ۲۰ر جولائی کو ہندوستانی رسالہ نے کئی دفعہ لاٹھی چارج کیا -

کراچی ۲۹ر جولائی - کمشنر سندھ نے اپنے اختیارات خصوصی کے ماتحت چار سال کے لئے بارہ مسلمان سلی البعلوں کے لئے جو مختلف آرٹس کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں بیس بیس روپے کے وظائف مقرر کئے ہیں

بمبئی ۳۰ر جولائی - چاندی نیا بھاؤ ۷۰ روپے ۵ر آنے سونے کا بھاؤ ۳۴ روپے ۱۱ر آنے ۹ پائی - گیہوں ستمبر کا بھاؤ ۴ روپے ۴ آنے ۶ پائی ہے۔

کراچی ۲۹ر جولائی "سندھ آبزرور" کے ایک نمائندہ کو ایرانی قونصل مقیم کراچی نے بیان دیا ہے - کہ اب ایران کے پاس تربیت یافتہ اور منظم فوج ہے - بحری قوت بھی خاطر خواہ ہے - صنعتی اور حرفتی ترقی بھی رفتار زمانہ کے ہمدوش ہے -

شملہ ۳۰ر جولائی - پنجاب سکرٹریٹ میں جو تبدیلیاں ہونے والی ہیں - ان میں مسٹر ڈارلنگ فنانشل کمشنر مقرر ہونگے - اور مسٹر ڈالبسی - مسٹر مچل کمشنر لاہور کی جگہ کام کریں گے - جو ایک لمبی رخصت پر جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی